تاریخ الامم والملوک

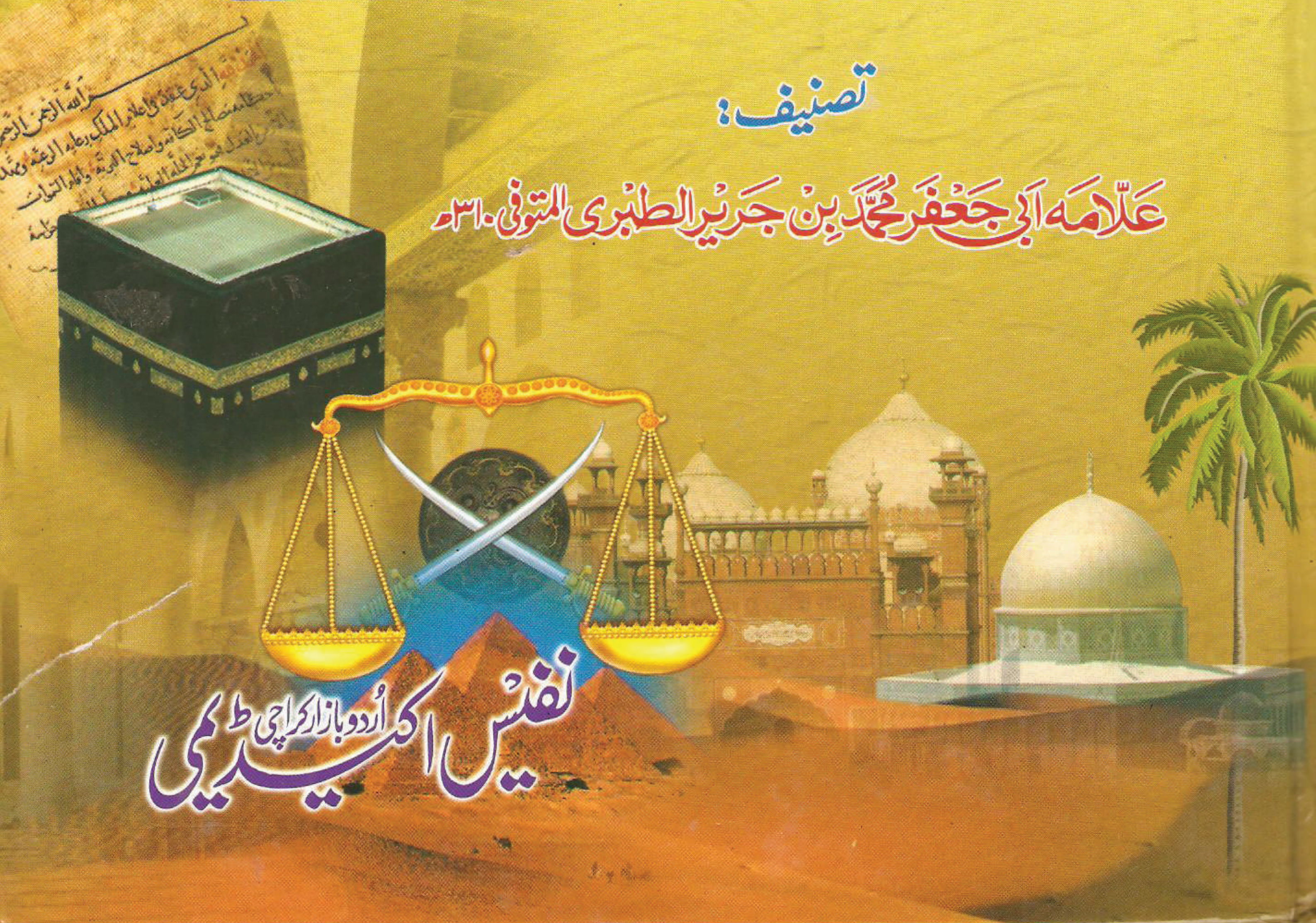
تاریخ طبری

جلد دوم

حضور نبی کریم ﷺ سے لے کر خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ



نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ الامم والملوک

تاریخ طبری

جلد دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمدؒ بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

خلافتِ راشدہ حصہ دوم (۱۰ھ تا ۱۶ھ)

ترجمہ: سیّد محمدؒ ابراہیم (ایم۔اے) ندوی ◉ و سیّد رشید احمد ارشد ایم۔اے

جس میں عہد صدیقی کا مکمل دورِ خلافت اور عہد فارقی کے ابتدائی دور ۱۶ھ کے مفصل حالات فتنہ زکوٰۃ فتنہ ارتداد کا قلع قمع، جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی، مرتدوں سے جنگ فتوحاتِ عراق و شام اور جنگ یرموک کے مجاہدانہ کارناموں کے ساتھ ساتھ حضرت ابوبکرؓ کے عدل وانصاف اور نظام سلطنت کے حالات نہایت دلکش انداز میں پیش گئے ہیں۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

کے
اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانونی اشاعت وطباعت دائمی
تصحیح وترتیب وتبویب

چوھدری طارق اقبال گاھندری

مالک نفیس اکیڈمی۔ اُردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ______ تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

مصنف: ______ علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

ناشر: ______ نفیس اکیڈمی اُردو بازار کراچی

طبع: ______ جدید کمپیوٹر ایڈیشن اپریل ۲۰۰۴ء

ایڈیشن: ______ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار کراچی

فہرست موضوعات

باب ۵

مرتدین بحرین وعمان اوریمن ۱۱ھ

اہل بحرین کا ارتداد

حضرت علاءؓ بن الحضرمی کی روانگی بحرین:

سیف سے مروی ہے کہ علاءؓ بن الحضرمی بحرین روانہ ہوئے' بحرین کا قصہ یہ ہوا' رسول اللہ ﷺ اور منذرؓ بن ساوی ایک ہی مہینے میں بیمار ہوئے' منذر کا رسول اللہ ﷺ کے بعد ہی انتقال ہوگیا ان کے بعد اہل بحرین مرتد ہو گئے ان میں سے عبدالقیس پھر اسلام لے آئے البتہ بکر مرتد ہی رہے۔ جس شخص کی کوشش سے عبدالقیس دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے وہ جارود تھے۔

جارود بن المعلیٰ:

حسن بن الحسن سے مروی ہے کہ جارودؓ بن المعلیٰ تلاش حق میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے ان سے فرمایا جارود اسلام لے آؤ انھوں نے کہا کہ میں خود اپنا دین رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا تمہارا دین کوئی حقیقت نہیں رکھتا وہ مہمل ہے' جارودؓ نے آپؐ سے کہا کہ اگر میں اسلام لے آؤں تو جو خرابی بعد میں اسلام میں ہو' اس کی ذمہ داری آپؐ پر' آپؐ نے فرمایا اچھا جارودؓ اسلام لے آئے اور مدینے میں مقیم رہے جب وہ مسائل دین سے اچھی طرح واقف ہو گئے تو اب انھوں نے گھر جانے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ سفر کے لیے کوئی سواری ہو تو دیجیے' آپؐ نے فرمایا اس وقت تو کوئی سواری نہیں ہے جارودؓ نے کہا اگر راستے میں کوئی بھٹکا ہوا جانور مل جائے' میں اسے لے لوں آپؐ نے فرمایا کہ نہیں تم ہرگز ایسا نہ کرنا۔ یہ اپنی قوم کے پاس آئے ان کو اسلام کی دعوت دی جسے انھوں نے قبول کیا' ان کی پوری قوم مسلمان ہوگئی۔

بنوعبدالقیس کا قبول اسلام:

اسے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی ان کے قبیلے نے عبدالقیس سے کہا اگر محمدؐ نبی ہوتے تو وہ کبھی نہ مرتے اور سب مرتد ہو گئے اس کی اطلاع جارودؓ کو ہوئی انھوں نے ان سب کو جمع کیا تقریر کرنے کھڑے ہوئے اور کہا ''اے گروہ عبدالقیس! میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں اگر تم اسے جانتے ہو تو بتانا اور اگر نہ جانتے ہو تو نہ بتانا'' انہوں نے کہا جو چاہو سوال کرو جارودؓ نے کہا جانتے ہو کہ گذشتہ زمانے میں اللہ کے نبی دنیا میں آچکے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں جارودؓ نے کہا تم ان کو صرف جانتے ہو یا تم نے ان کو دیکھا بھی ہے انہوں نے کہا کہ نہیں ہم نے ان کو دیکھا تو نہیں لیکن ہم ان کو جانتے ہیں جارودؓ نے کہا کہ پھر کیا ہوا' انہوں نے کہا وہ مر گئے جارودؓ نے کہا اسی طرح محمد ﷺ بھی انتقال فرما گئے جس طرح سابقہ انبیاء دنیا سے اٹھ گئے اور میں اعلان کرتا ہوں لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ' ان کی قوم نے کہا کہ ہم بھی شہادت دیتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی حقیقی معبود نہیں ہے اور بے شک محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں اور ہم تم کو اپنا برگزیدہ اور اپنا سردار تسلیم کرتے ہیں اس طرح وہ اسلام پر ثابت قدم رہے ارتداد کی وبا ان تک نہ پہنچی اور انہوں نے تمام بنوربیعہ منذرؓ اور مسلمانوں کو آپس میں نپٹ لینے کے لیے چھوڑ دیا' چنانچہ منذرؓ اپنی زندگی بھران

سے الجھے رہے ان کے مرنے کے بعد ان کی جماعت مکاثین میں محصور ہوگئی یہاں تک کہ ان کو علاء نے محاصرے سے آزاد کرایا۔

منذر بن ساویٰ کی وفات:

مروی ہے کہ جب خالدؓ بن الولید یمامہ کے قضیے سے فارغ ہوئے ابوبکرؓ نے علاءؓ ابن الحضرمی کو بحرین بھیجا یہ علاءؓ وہی شخص ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے منذرؓ بن ساویٰ العبدی کے پاس اسلام کی دعوت دینے بھیجا تھا' منذرؓ اسلام لے آئے اور علاءؓ بحرین میں رسول اللہ ﷺ کے امیر کی حیثیت سے مقیم رہے' رسول اللہ ﷺ کی وفات کے تھوڑے ہی دن کے بعد منذرؓ بن ساویٰ کا بحرین میں انتقال ہوا۔

وراثت کا مسئلہ:

عمروؓ بن العاص عمان میں متعین تھے یہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت بھی وہیں تھے یہ مدینے روانہ ہوئے اثنائے راہ میں منذرؓ بن ساویٰ کے پاس آئے جو اس وقت مرض الموت میں مبتلا تھے عمروؓ ان سے ملنے گئے منذرؓ نے ان سے پوچھا کہ ایک مسلمان کی وفات کے وقت اس کے مال میں سے رسول اللہ ﷺ کتنا حق خود اس مرنے والے کو دلواتے ہیں عمروؓ نے ان سے کہا کہ تیسرا حصہ' منذرؓ نے ان سے پوچھا کہ میں اپنے اس ثلث مال کو کس طرح خرچ کروں' عمروؓ نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اسے اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دیجیے اور اس طرح یہ ایک نیکی کر جائیں اور اگر آپ چاہیں تو اپنے اس مال کو صدقہ کر دیجیے اور اس طرح یہ صدقہ ایک محرم شے ہوگا کہ جو آپ کے بعد ان لوگوں کے لیے جن کے لیے آپ نے یہ صدقہ کیا ہے' یہ صدقہ جاریہ رہے گا۔ منذرؓ نے کہا میں نہیں چاہتا کہ اپنے مال کو بحیرہ [1] سائبہ [2] وصیلہ [3] اور حامی [4] کی طرح حرام کر جاؤں' بجائے اس کے میں اپنے مال کو ابھی تقسیم کیے جاتا ہوں اور جن لوگوں کے لیے میں نے وصیت کی ہے ان کو دے دیتا ہوں تاکہ اسے وہ جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ عمروؓ ہمیشہ ان کے اس قول پر تعجب کیا کرتے تھے کہ انہوں نے کیا عمدہ بات کہی۔

بحرین میں ارتداد کی وبا:

جارودؓ بن عمروؓ بن حنش بن معلّٰی کے علاوہ تمام بنو ربیعہ اور عربوں کے ساتھ بحرین میں مرتد ہو گئے' البتہ جارودؓ اور ان کے قبیلے والے بدستور اسلام پر ثابت قدم رہے۔ جب ان کو رسول اللہ ﷺ کی وفات اور عربوں کے مرتد ہو جانے کی اطلاع ملی انہوں نے کہا تو میں اعلان کرتا ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں ہے اور اعلان کرتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں ان تمام لوگوں کو جو اس کا اقرار نہیں کرتے کافر قرار دیتا ہوں۔

---

[1] بحیرہ: عہد جاہلیت میں اس اونٹنی کو کہتے تھے جس کو پانچ بچے ہو جانے کے بعد اس کے کان میں سوراخ کر کے آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا نہ اس سے پھر سواری لی جاتی تھی نہ اس کا دودھ دوہا جاتا تھا۔

[2] سائبہ: منت کے سلسلے میں آزاد کی ہوئی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

[3] وصیلہ: وہ بکری جو ایک ساتھ نر مادہ دو بچے ایک مرتبہ جنے اور پھر اس سے استفادہ حرام ہو جاتا تھا۔

[4] حامی: وہ اونٹ جو دس بچے جنوانے کے بعد آزاد کر دیا جاتا تھا اور پھر اس سے کوئی کام نہیں لیا جاتا تھا۔